

Page 3.

آیت ۶۱-۶۵ : مشرکین اور لفڑا کی بات صورتی ہے کہ وعوہ کی بات یہ ہے

جواب : قیامت - حضرت کا عذاب جماعت مطہریہ تھے کہ آنکھ کا عذاب

اللہ تعالیٰ نے اس بات کا جواب میں یہاں فرمایا؟  
لہ یقیناً وہ ہست قریب ہے۔ یہ تو اللہ کی احمدت ہے کہ وہ مجرم کو اسکے  
دریم کی وہ سفر رکھتا ہے پس پس مہلت دیتا ہے اور یہ فتنہ پیغمبر کا عمل  
رکھنے والا ہے۔ وہ پیغمبر نے کتاب مبین میں لکھا جا چکا ہے۔

آیت ۷۶ - بنی اسرائیل کی تاریخ میں جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ قرآن نے  
کھعل کر بیان کر دیا ہے۔ یہاں جو مان جائے ہے قرآن اسکے لئے ہوا یہ  
ادر رحمت ہے درمذہ یہ لئی کو فائدہ بنی ملتا۔ کل لیتے ہوایت اور احمدت ہے؟

جواب : قرآن کو صحیح طرح سے پڑھنا صحیح ادا شدی کے ساتھ تو اس کا حق ادا ہو گا  
اور پھر بعد اس پر محفل کرنے سے اللہ کی احمدت ملتی ہے۔

آیت ۸۰-۸۱-۸۲ - ان آیات سے ٹھیک یہ کہو یہ آیا؟

جواب : جو حق بات سنائی چاہیتے وہ مردود کی طرح ہے۔ یا مدد یا مدد ہے  
تو سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں اور منہ پھیر رکھل دیتے ہیں  
اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ مرد سے بھی یہاں کی بات ہی سی سکھے  
یہاں اس سے کلامات پڑھ چلتی ہے؟

جواب : بن کو اللہ تعالیٰ حق سے انزوا ہوئے، اسکی ایمانی نی ہو سکتی۔

آیت ۸۲ : یہاں وَقَعَ الْقُولُ سے یہاں مراد ہے؟

جواب : جب سخا کا وعدہ یہاں ہوتے کا وقت قریب صورت یعنی قربِ قیامت۔  
تو اللہ تعالیٰ کس نشاف کا ظہور کر دیں؟ قیامت کوئی نہیں ہے اسی نتیجے میں

جواب : دَأَبَدَتْ لَنِی ایک جاہل جو زمین سے نکلے گا اور وہ ملوک سے کھلاز ریلگا۔

لے سو بیج کا سفر سے نکلنا ہے، دخان / دھونا / خدا آبتدی المرضی رہیا یا وہ ماجراج  
کی حضرت عیسیٰ کا ظہور۔ دجال۔ 3 گلیوں کا زمین یہ دھتنا اور آنے کا پھیلانا۔